Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ منگل ۳ ذیقعد ۱۴۱۰ھ، ۲۹ ہجرت ۱۳۶۹ ہش ۲۹ مئی ۱۹۹۰ء نمبر ۱۲۰

متکبر سائنس دان ترقی نہیں کرسکتا

"قانونِ قدرت نے اپنے جو راز خود باہر پھینک دیئے ہیں ان پر نظر کرنے والا سائنسدان اگر متکبر ہو تو وہ کسی رنگ میں بھی خدا کے وصل کا فیض نہیں پا سکتا۔ لیکن اگر اس میں عجز ہو تو اس کی توجہ اس طرف مبذول ہوتی ہے کہ کس حد تک وہ خدا کو پالے؟"

-(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل ۲۶ مئی ۱۹۹۰ء صفحہ ۳)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ لوگ جو قومی ترقی قومی ترقی کا شور مچا رہے ہیں۔ مَیں ان کی آوازوں کو سُن کر حیران ہوا کرتا ہوں کہ شاید ان کو مرنا ہی بھولا ہوا ہے اور ناپائیدار زندگی کو انہوں نے مقدم کرلیا ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ یورپ جیسے امیر کبیر بن جاویں۔ ہم منع نہیں کرتے کہ حد مناسب تک کوئی کوشش نہ کرے۔ مگر افراط تو مذموم امر ہے۔ افسوس ان ترقی چاہنے والوں کے نزدیک عملی طور پر ہر ایک بدی حلال ہے یہاں تک کہ زنا بھی۔ جیسا کہ یورپ کا عملی طرز بتا رہا ہے۔ اگر یہی ترقی ہے تو پھر ہلاکت کیا ہوگی؟ پس تم اپنی نیتوں کو صاف کرو۔ اللہ تعالیٰ کو رضامند کرو۔ دعاؤں میں لگے رہو اور دین کی اشاعت کے لئے دعا کرو۔ پھر منع نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس قسم کی استعداد اور مناسبت معاش کے لئے دی ہے اس سے کام لو۔ زراعت ہو یا ملازمت یا تجارت۔ کرو مگر یہ نہیں کہ اس کو مقصود بالذات سمجھ کر دل اس سے لگا لو۔ بلکہ دل اس سے ہمیشہ اُداس رکھو اور اسے ایک ابتلا سمجھو اور دعا کرتے رہو کہ خدا تعالیٰ وہ زمانہ لاوے کہ فراغت کا زمانہ یادِ الٰہی کے لئے میسّر آوے۔ میری غرض اور تعلیم تو یہ ہے۔ جو اس پر مخالفت کرے اس کا اختیار ہے۔ ہنسی کرے اختیار ہے۔ مگر حق یہی ہے۔

جو لوگ آزاد مشرب ہیں وہ ایسی باتوں پر سخت ہنسی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اطفال کے درجہ پر ہیں اور ہمیں تیرہ سو برس پیچھے لے جاتے ہیں مگر جن میں تقویٰ ہو اور موت کو یاد رکھتے ہیں وہ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۰-۳۱)

"اللہ تعالیٰ بڑا حلیم اور کریم ہے اور اس کے کام نہایت آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ معصیت میں پڑے ہوئے لوگوں کو وہ مہلت دیتا ہے اور لوگ اس پر حیران ہوتے اور گھبراتے ہیں۔ لیکن گذشتہ واقعات زمانہ ظاہر کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں پر جب عذاب آتا ہے نہایت سخت آتا ہے۔ زمانہ میں راحت کے دن بہت ہیں مگر آخر کار گرفتاری کا بھی ایک دن آ ہی جاتا ہے اور اس وقت ایسا پکڑا جاتا ہے کہ اسکے دکھ کو دیکھ کر سخت سے سخت دل آدمی بھی دردناک ہو جاتا ہے۔

ہاں مشو مغرور از حلمِ خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۶)

سانحۂ ارتحال

مکرم محمد عالم صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکریٹری لندن آف کوٹیگی ضلع گجرات کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ پیر شیر عالم صاحب ۱۸ مئی بروز جمعہ صبح ۴ بجے بقضائے الٰہی وفات پاگئیں موصوفہ کی عمر ۱۹ سال تھی۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا اور بعد نماز مغرب بیت المہدی میں پڑھایا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقفِ جدید نے دعا کروائی۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

درخواست دُعا

مکرم وسیم احمد صاحب دار النصر غربی کے ماموں چوہدری عبدالسلام صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی میں بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

○ مکرم نیاز احمد صاحب آف بیگو وال کی بچی عزیزہ محمودہ بیگم کو تھوڑے دنوں کے اندر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا ہے جس سے صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔

احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا البشیر احمد صاحب (جو بیرونِ ملک مقیم ہیں) دل کی بیماری کی وجہ سے علیل ہیں اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

○ محترمہ عالم بی بی صاحبہ والدہ مکرم سراج الدین صاحب النور دار الرحمت وسطی ایک عرصہ سے پٹھوں کے درد اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح ان کے بیٹے سراج الدین صاحب النور بھی آنکھوں کے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ ہر دو احباب کے لئے احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔

موت کا وقت آنے سے پہلے اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"قبل اس کے کہ وہ دن آئے تم اپنی فکر کرو۔ اپنے رشتہ داروں کی فکر کرو۔ اپنے ماحول کی فکر کرو۔ چند دن سینما دیکھنا۔ چند دن بے پردگی کی راہوں کو اختیار کرنا۔ چند دن غریبوں پر اور کم علموں پر اور بے بسوں پر تحقیر کی نگاہ ڈالنا۔ چند دن کے لئے عارضی خوشیاں حاصل کرنا اور اس کے مقابلہ میں۔۔ ایک لمبے عرصہ تک جو شاید ایک کروڑ سال کا ہو یا ایک ارب سال کا ہو اتنے دکھوں میں مبتلا رہنا۔ اس کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔

باقی صفحہ ۷ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ ہجرت ۱۳۶۹ ہش ۲۹ مئی ۱۹۹۰ء

نیکی اور بدی

نیکیاں چھوٹی بھی ہیں اور بڑی بھی۔ عام طور پر لوگ غلطی سے بڑی نیکیوں ہی کو نیکی سمجھتے ہیں اور چھوٹی نیکیوں کی طرف توجہ نہیں دیتے یا کوئی دوسرا شخص چھوٹی نیکیاں کر رہا ہو تو ان کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں اسی طرح برائیاں بھی چھوٹی بھی ہیں اور بڑی بھی اور عام طور پر لوگ صرف بڑی برائیوں کو برا سمجھتے ہیں اور چھوٹی برائیوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ خود چھوٹی چھوٹی برائیاں کر کے سمجھتے ہیں یہ تو کوئی بات ہی نہ ہوئی ہم نے کون سی بڑی برائی کا ارتکاب کر لیا ہے دونوں باتیں خطرناک ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یہ بات یاد رکھو کہ کتابوں میں جب لکھا جاتا ہے کہ بدیاں چھوڑ دو اور نیکیاں کرو تو بعض آدمی اتنا ہی سمجھ لیتے ہیں کہ نیکیوں کا کمال اسی قدر ہے کہ جو مشہور بدیاں ہیں مثلاً چوری، زنا، غیبت، بد دیانتی، بدنظری وغیرہ موٹی موٹی بدیوں سے بچتے ہیں تو اپنے آپ کو سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم نے نیکی کے تمام مدارج حاصل کر لئے ہیں۔ اور ہم بھی کچھ ہو گئے ہیں"

حضور اقدس کا یہ ارشاد تو اس بات کی طرف توجہ مبذول کراتا ہے کہ صرف بعض بدیوں کو چھوڑ دینا نیکی کا کمال نہیں ہے۔ نیکی ایک مثبت بات ہے اور ان بدیوں سے پرہیز منفی۔ جب تک مثبت کی طرف قدم نہ اٹھایا جائے نیکی کا عمل کیسے اجاگر ہو سکتا ہے۔

حضور اقدس مزید فرماتے ہیں کہ "دین تو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے کہ اس سے ایسے اعمال و افعال سرزد ہوں جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں اور ان کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے"

جیسے ہم نے شروع میں کہا ہے نہ بڑی نیکیوں سے خوش ہو جانا چاہئے نہ بڑی برائیوں کے ترک سے۔ ہر نیکی چھوٹی یا بڑی خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہوتی ہے اس لئے اس پر عمل پیرا ہونا چاہیئے اور ہر برائی۔ چھوٹی ہو یا بڑی۔ سے گریز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اس لئے ہر برائی سے چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی بچنا چاہیئے۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کو حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکیاں کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رشوت نہ دیں کسی کو نہ رشوت کسی سے لیں
یوں کاروبارِ زیست کی گاڑی چلائیے
کچھ فرق ہے ضرور سیاہ و سفید میں
اپنے عمل سے سب کو دیانت سکھائیے

— ابوالاقبال —

وہ بولتا ہے تو سارا جہان بولتا ہے
زمیں بولتی ہے آسمان بولتا ہے

رہائی ملتی ہے آواز کو اسیری سے
ہزار سال کے بعد آسمان بولتا ہے

دل و نگاہ کے عیسیٰ ہیں گوش بر آواز
سرِ صلیب کوئی ہم زبان بولتا ہے

کوئی تو ہے جو کھڑا ہے صدا کے پہلو میں
میں بولتا ہوں تو یہ درمیان بولتا ہے

وہ ایسے بول رہا ہے وجود میں میرے
کہ جیسے مالکِ کون و مکان بولتا ہے

سفر پہ جب بھی نکلتا ہے باوضو ہو کر
نماز پڑھتا ہے لحہ اذان بولتا ہے

یہ کون گزرا ہے صحرا پہ منکشف ہو کر
قدم قدم پہ قدم کا نشان بولتا ہے

عدو سے کرتا ہوں اب گفتگو اشاروں میں
میں اس کی اور وہ میری زبان بولتا ہے

جھگڑ رہے ہیں ہوا سے کواڑ کمروں کے
مکین جاگ رہے ہیں مکان بولتا ہے

خموش بیٹھے ہیں دونوں اجاڑ کمرے میں
نہ میزبان نہ کچھ میہمان بولتا ہے

تمام شہر ہے قائل نئی صداقت کا
یہ اور بات ہے اک بدگمان بولتا ہے

ازل کی دھوپ کو سر پہ سجا تو لوں مضطر
مگر وجود کا یہ سائبان بولتا ہے

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

لزن سین

عرب چوٹی کانفرنس

مئی کے آخری ایام میں ایک عرب چوٹی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس سے پہلے ایک چھوٹی چوٹی کانفرنس ریاض میں منعقد کی جارہی ہے جسمیں شرکت کے لئے شام کے صدر حافظ الاسد نے بھی وعدہ کیا ہے۔ اس چوٹی کانفرنس میں مصر، شام، عراق سعودی عرب اور اردن کے نمائندے شامل ہونگے۔ سعودی عرب کے کراؤن پرنس عبداللہ بن عبدالعزیز نے شامی صدر سے گذشتہ روز گفت وشنید کرکے انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ عرب چوٹی کانفرنس میں شرکت سے پہلے ایک چھوٹی چوٹی کانفرنس منعقد کرنے پر راضی ہو جائیں۔ یہ کانفرنس ریاض میں ہوگی۔ جب کہ بڑی چوٹی کانفرنس اس مہینے کے آخری ایام میں بغداد میں منعقد کی جارہی ہے۔ چوٹی کانفرنس میں صدر حسنی مبارک، صدر اسد، صدر صدام حسین شاہ فہد اور شاہ حسین شرکت کرینگے چوٹی کانفرنس میں یہ کوشش کی جائے گی کہ شام اور عراق کے گذشتہ دس سالہ جھگڑے کو نبٹا کے انہیں ایک دوسرے کے قریب لایا جائے۔ سعودی کراؤن پرنس عبداللہ دمشق سے بغداد گئے اور عراقی صدر صدام حسین کے ساتھ گفت وشنید کی کراؤن پرنس عبداللہ ایک جگہ سے دوسری اور پھر دوسری جگہ سے تیسری جگہ جاکر حالات اور تعلقات کی درستی میں حصہ لے رہے ہیں سعودی وزیر خارجہ پرنس سعود الفیصل نے نے قاہرہ میں صدر حسنی مبارک کو شاہ فہد کا ایک پیغام پہنچایا ہے جو اس چوٹی کانفرنس سے تعلق رکھتا ہے اس کانفرنس کا زیادہ تر مقصد ان یہودیوں کے متعلق فیصلے کرنا ہے جو روس سے لاکر اسرائیل میں بسائے جارہے ہیں اور مقبوضہ علاقوں میں انہیں زمینیں الاٹ کی جارہی ہیں تاکہ وہاں وہ اپنی بستیاں بسالیں۔ اسرائیل کے وزیر اعظم نے کئی دفعہ اس بات کا اعلان کیا ہے کہ اسرائیل کو اسرائیل اعظم بنانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ نئے بسنے والوں کیلئے نئی زمینیں حاصل کی جائیں دراصل یہ نئی زمینیں مقبوضہ علاقے ہی ہیں گذشتہ ایام میں یروشلم میں عیسائیوں کی ایک عمارت پر یہودیوں نے قبضہ کر لیا تھا اور جب تک سپریم کورٹ نے اس سلسلے میں فیصلہ نہیں دے دیا وہ وہاں سے نکلنے سے انکار کرتے رہے چنانچہ عیسائیوں نے احتجاجاً ایک دن کے لئے تمام گرجے بند کر دیئے۔ اب وہ لوگ اس عمارت کو چھوڑ چکے ہیں اگر ان سے یہ عمارت نہ چھڑوائی جاسکتی تو اس بات کا ڈر تھا کہ مزید یہودی عیسائیوں کی بعض اور عمارتوں پر اس طرح قبضہ کر لیتے اور شاید ان کے گرجا گھروں میں بھی انہیں عبادت کی اجازت نہ دی جاتی یا موقعہ نہ ملتا۔

سمپوزیم

کراچی میں منعقد ہونے والے ایک سمپوزیم میں پاکستانی ادیبوں کو انگریزی زبان میں ادب تخلیق کرتے رہنے کی تلقین کی گئی۔ یہ سمپوزیم پاکستانی انگریزی ادب سے متعلق تھا اور اس میں بتایا گیا کہ پاکستان میں ایک ایسا حلقہ پیدا ہو چکا ہے جو انگریزی زبان میں ادب کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے۔ مقررین نے اس بات کا اظہار کیا کہ اب انگریزی صرف دفتری اور اونچے طبقے کی زبان نہیں رہ گئی۔ اب یہ اپنا ایک حلقہ پیدا کر چکی ہے۔ جس میں انگریزی زبان میں لکھا ہوا ادب پڑھنے کی خواہش روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔

یہ سمپوزیم دو دن تک NIPA کے آڈیٹوریم میں جاری رہا۔ اس کے انعقاد کا اہتمام کرنے والوں میں نیشنل بک کاؤنسل اور کراچی یونیورسٹی انگلش ڈیپارٹمنٹ تھے۔ اس کی افتتاحیہ تقریر ڈاکٹر منظور احمد فیکلٹی آف آرٹ کراچی کے ڈین نے کی۔ پہلے روز تین اجلاس منعقد کئے گئے ان میں سے ایک پاکستانی انگریزی زبان کے شاعر داؤد کمال کے سلسلے میں تھا۔ داؤد کمال جواب ہم میں نہیں ہیں نے اپنے آپ کو فیض احمد فیض کی نظموں کے ترجمے سے متعارف کروایا تھا۔ ڈاکٹر منظور احمد نے اس بات پر زور دیا کہ اس قسم کے سمپوزیم منعقد ہوتے رہنے چاہئیں تاکہ انگریزی ادب کو متعارف کروایا جاسکے۔ انہوں نے ادب تخلیق کرنے والوں سے کہا کہ وہ انگریزی میں لکھنے کی روائت کو مضبوط سے مضبوط تر کریں جیسا کہ ان کا فرض ہے کہ اردو ادب کو بھی روز بروز زیادہ مضبوط کرتے رہیں۔ پہلے اجلاس میں دیگر مقررین میں ڈاکٹر کے۔ رحمان، مس فہمیدہ ریاض، پروفیسر کلیم الرحمن اور پروفیسر مسعود امجد علی شامل تھے۔ ان سب نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اس سمپوزیم سے انگریزی زبان میں ادب تخلیق کرنے کی طرف توجہ بڑھے گی۔ پہلے اجلاس میں ڈاکٹر عالمگیر ہاشمی، جن کا تعلق پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیویلپمنٹ اکنامکس اسلام آباد سے ہے، نے پاکستانی انگریزی ادب کے ماضی، حال اور مستقبل کی اہمیت اجاگر کی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا اب بہت کچھ سکڑ چکی ہے۔ اس لئے ایک دوسرے کی تحریریں فوری طور پر پڑھنے والوں کو مل جاتی ہیں۔ مسٹر ہاشمی نے یہ بھی کہا کہ پاکستانی ادیبوں کے لئے انگریزی میں لکھنا ایک فطرتی عمل ہے اور اسے مفید رابطے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت ملک میں بہت اچھے لکھنے والے موجود ہیں۔ جیسے کہ گذشتہ صدی میں بھی ہمارے پاس ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے ادب اور ثقافت کے دھاروں کو صحیح خطوط پر چلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس وقت جو انگریزی نظمیں لکھی جارہی ہیں ان میں پاکستانی شاعروں کی نظمیں صفِ اوّل میں شمار کی جاسکتی ہیں۔ پاکستان کے جن شعراء کو پوری طرح تسلیم کیا جاچکا ہے ان میں شاہد سہروردی۔ احمد علی۔ توفیق رفعت، داؤد کمال، مس مکی قریشی، جی الانہ ایلس فیض اور جیسلن سعید شامل ہیں۔

اگرچہ بعض نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ پاکستانی انگریزی ادب ابھی پوری طرح معیاری نہیں کہا جاسکتا۔ ڈاکٹر عالمگیر ہاشمی نے انگریزی زبان میں پاکستانی ادب ماضی، حال اور مستقبل کے متعلق کہا کہ انگریزی زبان میں تخلیقی ادب سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب دنیا اتنی سکڑ چکی ہے کہ ہر تحریر سب کے سامنے آجاتی ہے اور اسے اپنے اپنے پڑھنے والے مل جاتے ہیں۔ ان کے خیال میں پاکستانی ادیبوں کے لئے انگریزی زبان ایک بہت اچھا رابطے کا ذریعہ ہے جس سے وہ دنیا بھر کے دانشوروں سے ذہنی ملاقات کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دنیا بھر میں جو انگریزی زبان میں نظمیں لکھی جارہی ہیں ان میں سے بعض نہائت اعلیٰ پائے کی نظمیں پاکستانیوں نے لکھی ہیں اور جن شعراء کو لوگوں نے اچھی طرح پہچانا ہے ان میں شاہد سہروردی، احمد علی، توفیق رفعت، داؤد کمال، مس مکی قریشی، جی الانہ، ایلس فیض اور جیسی لن سعید ہیں۔ اگرچہ پاکستان میں انگریزی ناول کی روائت کچھ بہت پرانی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اس میں بھی خاصا کام ہوا ہے۔ اچھے لکھنے والوں میں احمد علی، ذوالفقار غوث، باپسی سدھوا، ایم۔ اے۔ سلجوک، طارق محمود اور نازنین صادقا شامل ہیں۔ اس سمپوزیم کے موقعے پر ایک مشاعرہ بھی منعقد کیا گیا جس کی صدارت مس مکی قریشی نے کی اور توفیق رفعت جوسی لن سعید، مسعود امجد علی، نیر واسطی، مؤنس ریاض شیخ، مس نشاط، مس فریدہ فیض اللہ، مظہر یوسف اور رفیق رومانی نے اس مشاعرے میں اپنی تخلیقات پیش کیں۔

ہم الفضل کی طرف سے یہ کہنا چاہیں گے کہ خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت میں بھی کئی ایسے ادیب موجود ہیں جنہوں نے انگریزی زبان میں نثر اور نظم میں معیاری تحریریں پیش کی ہیں۔ احمدیہ جماعت ایک عالمگیر جماعت ہے اور اس کے ہر شخص کا دنیا کے ہر شخص سے ذہنی رابطہ ضروری ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم انگریزی زبان میں اور دنیا کی دیگر زبانوں میں بھی مہارت پیدا کرکے اعلیٰ معیار کا ادب دنیا کے سامنے پیش کریں۔

شیخ حسینہ واجد

شیخ حسینہ واجد اپنی پارٹی عوامی لیگ کی رہنما ہیں اور ان کے پاس اچھے خاصے دفاتر بھی ہیں لیکن وہ اپنا سارا سیاسی اور سوشل کام اپنے باپ کے مکان پر کرتی ہیں۔ وہیں عام طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملنے والوں سے ملاقات کرتی ہیں اور گاہے گاہے اپنی پارٹی کے اجلاسات بھی بلاتی ہیں۔ صدر حسین محمد ارشاد کی مخالفت کرتے ہوئے انہیں کئی سال ہو گئے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ صدر حسین محمد ارشاد انتخاب کے دوران دھاندلی کے ذریعے جیتتے ہیں۔ حال ہی میں روپا ضلع (تحصیل) انتخابات ہوئے تو ان میں ان کی پارٹی نے خاصی کامیابی حاصل کی۔ اگرچہ جاتیہ پارٹی جس کا تعلق صدر ارشاد سے ہے، اس کے زیادہ امیدوار کامیاب ہوئے لیکن ان کے بعد دوسرا نمبر عوامی لیگ کا تھا۔ جاتیہ پارٹی کے ۱۵۹ افراد نے کامیابی حاصل کی جب کہ عوامی لیگ کے ۱۰۶ افراد نے تیسری پارٹی جو بیگم خالدہ ضیاء کی ہے اور جسے بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کہتے ہیں نے صرف بیس نشستیں حاصل کیں۔

جب حسینہ واجد سے کہا گیا کہ اتنے سال صدر ارشاد کی مخالفت کرنے کے باوجود ان کی پارٹی ابھی تک خاصی کمزور ہے۔ تو انہوں نے اس بات سے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ انتخابات کے دوران عالمی برادری کے لوگ دیکھنے آئے ہوئے تھے کہ انتخابات کیسے ہوتے ہیں۔ لیکن جونہی وہ لوگ واپس گئے صدر ارشاد نے انتخاب میں دھاندلی شروع کر دی۔ پولنگ بوتھ پر قبضہ کیا اور بیلٹ باکس میں جعلی ووٹ بھرے اور بہت سے ووٹروں کو غائب کر دیا۔ یہ بات آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے کہ فوجی حکمرانوں کی موجودگی میں ہم اتنی آسانی سے اپنی مساعی جاری نہیں رکھ سکتے۔ جتنی کہ عام حالات میں ہم رکھ سکتے ہیں۔ ہم تو انتخابات پر انحصار کرتے ہیں اور یہ لوگ گولی پر۔

جب سے شیخ مجیب الرحمٰن قتل ہوئے ہیں ملک میں یکے بعد دیگرے فوجی حکومت آتی رہی ہے۔ ۱۹۸۶ء کے انتخابات میں میری پارٹی نے ۳۰۰ میں سے ۲۲۶ نشستیں حاصل کی تھیں۔ لیکن سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ میری پارٹی نے صرف ۷۵ نشستیں حاصل کی ہیں۔ میں پارلیمنٹ کی ممبر تھی۔ مجھے حراست میں لیا گیا بغیر کسی الزام کا ذکر کئے اور میرے حراست کے ایام ہی میں پارلیمنٹ کو ختم کر کے نئے انتخابات کروائے گئے۔ ان نئے انتخابات کا اکثریت نے بائیکاٹ کیا تھا لیکن حسین ارشاد نے یہ اعلان کیا کہ انہیں ۹۰ فیصد ووٹ ملے ہیں۔ اب ڈوپا ضلع کے انتخابات ہوئے ہیں تو یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ لوگ ہمارے ساتھ ہیں اور ہمیں حکومت کرنے کا اختیار دینا چاہتے ہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ وہ صدر ارشاد کی بجائے بیگم خالدہ ضیاء کے متعلق کیوں زیادہ سخت اور درشت باتیں کہتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہماری مدِ مقابل خالدہ ضیاء نہیں بلکہ صدر ارشاد ہیں لیکن ہم جو کچھ صدر ارشاد کے متعلق کہتے ہیں وہ تو سنسر ہو جاتا ہے اور اس میں چھاؤنی اور فوج وغیرہ کے الفاظ آنے نہیں دیئے جاتے لیکن اگر ہم بیگم خالدہ ضیاء کے خلاف کوئی ذرا سی بات بھی کہیں تو اسے اچھالا جاتا ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں میرے والد جمہوریت کے قائل تھے۔ انہوں نے فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان کا مقابلہ کیا تھا۔ اور یہی بات ثابت کرتی ہے کہ وہ کسی طرح بھی ڈکٹیٹر شپ کی طرف نہیں جا رہے تھے۔ ہمیں بہت ہی مشکلات میں سے گزرنا پڑا۔ مارشل لاء لگ گیا، خون ریزی ہوئی اور قحط کے سے حالات پیدا ہو گئے۔ افراطِ زر نے بھی ہمیں بہت تنگ پہنچائی اور چونکہ دنیا بھر میں تیل کی قیمتیں چڑھ گئی تھیں اس لئے باقی چیزوں کی قیمتیں بھی زیادہ ہو گئی تھیں۔ اس لئے ملکی معیشت متاثر ہوئی لیکن سب سے زیادہ ملکی معیشت کو نقصان فوجی ڈکٹیٹر شپ نے پہنچایا ہے۔ پندرہ سال سے بنگلہ دیش پر فوجی حکومت کر رہے ہیں۔ اس حکومت نے ملک کا خون چوس لیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ جب تک جمہوریت مستحکم طور پر ملک میں رائج نہیں ہو گی حالات تبدیل نہیں ہو سکتے۔ اگر ہمیں موقعہ ملے تو ہم زراعت اور صنعت کے فروغ کے لئے کوشش کریں۔ اسی طرح چونکہ یہاں برتھ ریٹ بہت اونچا ہے ہم فیملی پلاننگ کے لئے بھی پوری کوشش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بڑوں اور بچوں کی صحت کے لئے کام کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہم تعلیمی پروگرام میں اس بات کی کوشش کریں گے کہ معیار اونچا کیا جا سکے۔ ان سے بہاریوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میرے والد کے دور میں تو ان کا بہت خیال رکھا جاتا تھا۔ افسوس ہے کہ انہوں نے پاکستان جانے کا فیصلہ تو کر لیا ہے لیکن پاکستان انہیں قبول نہیں کر رہا۔ انہیں واقعی پاکستان چلے جانا چاہیئے کیونکہ بنگلہ دیش پر ان کی موجودگی سے بہت بڑا بوجھ پڑ رہا ہے۔ جہاں تک ہماری خارجہ پالیسی کا تعلق ہے ہم اپنے ہمسایہ ملکوں کے ساتھ دوستی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب محترمہ بے نظیر بھٹو کی موجودگی میں ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ پاکستان کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت بہتر ہو جائیں گے۔ ان سے ایک یہ سوال بھی پوچھا گیا کہ کیا آپ عورتوں کی آزادی کے لئے کام کرنے والی خواتین میں اپنے آپ کو شمار کرتی ہیں تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ میں تو سب لوگوں کی بہبود کے لئے کام کر رہی ہوں اور میرے منتہائے نظر وہ بات ہے جو ملک کے لئے مفید ثابت ہو۔

جاپان میں شادی

جاپان کے شہنشاہ کے بڑے فرزند کراؤن پرنس ناروہیتو جن کی عمر ۳۰ سال ہے، نے تو ابھی تک اپنے لئے اپنی بیگم کا انتخاب نہیں کیا لیکن ان کے چھوٹے بھائی شہزادہ آیا، جن کی عمر ۲۴ سال ہے کی شادی ۲۹ جون کو ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گزشتہ ستمبر میں شاہی خاندان کی گھریلو کونسل جس کے ایک رکن وزیرِ اعظم کائفو بھی ہیں نے اس شادی کا حتمی فیصلہ کیا تھا۔ چنانچہ اب تک جو کچھ اس سلسلے میں ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ شاہی خبر رساں یاسوو وشلگیٹا دلہن کے گھر پیغام پہنچا چکے ہیں۔ اس دن انہوں نے صبح کا گرے کوٹ پہنا ہوا تھا اور سر پر ایک اونچا سا سلک کا ہیٹ تھا۔ دلہن کا نام کیکو کاواشیما ہے۔ یاسوو ان کے والدین سے ملے اور پیغام دیا کہ شہنشاہ کے فرزند شہزادہ آیا ان کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک شادی کی تاریخ کا تعلق ہے۔ یہ غیر رسمی طور پر اس وقت مقرر کی گئی جب گزشتہ ستمبر میں شاہی خاندان نے اس کا فیصلہ کیا۔ لیکن شادی کی رسوم کس طرح ادا کی جائیں گی اور ان کے بعد کس طرح دعوتیں دی جائیں گی اس بات کی تفصیل ابھی تک سامنے نہیں آئی۔ اگرچہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ اس شادی کے لئے دس لاکھ امریکی ڈالر یعنی ۱۵ کروڑ جاپانی ین رکھے گئے ہیں۔ جہاں تک محلاتی ذرائع کا تعلق ہے شادی کی رسم صبح کے دس بجے سورج کی دیوی آماتیراسو کے مندر میں ادا کی جائے گی کیونکہ دیومالائی کہانی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جاپان کا شاہی خاندان اس دیوی کی اولاد ہے۔ جہاں تک اس مندر کا تعلق ہے بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اسے کبھی دیکھا ہے۔ اس کے باہر بڑی بڑی دیواریں اور بڑے بڑے دروازے نصب ہیں۔ اور اس کی دیکھ بھال صرف وہ لوگ کرتے ہیں جو شہنشاہ کی مذہبی رسوم ادا کروانے کے ذمہ دار ہیں۔ نیا بیاہتا جوڑا ازمنۂ گزشتہ کا درباری لباس پہن کر شادی میں اس طرح شامل ہو گا کہ ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کٹوری ہو گی جس میں چاول کی شراب کو ہلایا جا رہا ہو گا۔ دوپہر کے وقت وہ شہنشاہ اور ان کی ملکہ سے ملنے جائیں گے اور انہیں بتائیں گے کہ انہوں نے شادی کی رسوم ادا کر لی ہیں۔ مسٹر کائفو اور حکومت کے اعلیٰ عہدیدار اور کچھ شاہی خاندان کے افراد اور بیرونی ممالک کے سفیروں کو محل میں آنے کی دعوت اس سے اگلے روز دی جائے گی۔ وہاں کے لارڈ ڈیکم جولائی کو محل میں اکٹھے ہوں گے۔ اگرچہ اس بات کی ابھی تک کوئی اطلاع نہیں کہ کتنے مہمان بلانے کا امکان ہے۔ جو لوگ اس معیار سے کم ہوں گے جس معیار کے لوگوں کو دعوت میں بلایا جانا ہے۔ ان کے لئے خوش سگالی کا اظہار کرنے کے لئے رجسٹر رکھ دیئے جائیں گے۔

۲ جولائی کو نئے جوڑے کے دوستوں اور ساتھی طالب علموں کو دعوت دی جائے گی اور اس کے بعد شہزادہ آیا اور ان کی بیگم ایسے مندر جائیں گے جو سورج کی دیوی کی پرستش کا مرکز ہے اس کے بعد وہ شہزادہ آیا کے دادا شہنشاہ ہیروہیٹو کی قبر پر جائیں گے اور اس طرح اس قبر پر جو اس خاندان کا پہلا شہنشاہ تھا اور جس کا نام جیمو تھا۔

کہتے ہیں کہ شہنشاہ جیمو ۶۶۰ قبل مسیح تخت پر بیٹھا تھا۔ جب یہ شادی رچائی جائے گی تو امید ہے کہ دنیا بھر کے عمائدین اس میں شرکت کے لئے جاپان پہنچیں گے۔ یہ مواقع عام طور پر بین الحکومتی تعلقات کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ——— مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسم بدل گیا ہے

موسم گرما شروع ہو چکا ہے۔ جب موسم بدلتے ہیں تو مختلف قسم کی بیماریاں لاحق ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ موسم گرما میں لوگ ٹھنڈے پانی، آئس کریم دہی، لسی اور سبزیوں میں کھیرے یا خربوزے اور فالودہ وغیرہ قسم کی چیزوں کا اکثر استعمال کرتے ہیں اور ان کے استعمال میں بے احتیاطی عام طور پر بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔ ان بے احتیاطیوں سے عام طور پر ہیضہ، ڈائریا، پیچش، دست، قے، اسہال، ٹائیفائیڈ، یرقان، گلے کی بیماریاں، ملیریا اور سن سٹروک وغیرہ کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات معدے اور انتڑیوں کی انفیکشن اور جگر کی انفیکشن بھی گرمی کے موسم میں پہلے کی نسبت زیادہ ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ زیادہ تر جراثیم آلودہ غذا کھانے سے بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ یا ایسی غذا جن میں جراثیم ہوں ان سے یہ بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ ہمارے ملک میں زیادہ تر بیماریاں غیر صاف پانی کے استعمال سے ہوتی ہیں۔ اور چونکہ بہت سے لوگ گندے ماحول میں رہتے ہیں اس لئے وہ بھی بیماریوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ یہ بات تو ظاہر و باہر ہے کہ جہاں آبادی گنجان ہو گی اور لوگ غریبانہ زندگی بسر کر رہے ہونگے وہاں صفائی کم ہو گی اور صفائی کم ہونے سے بھی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ زیادہ تر ان لوگوں میں پیٹ کی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ بیماریوں کو پھیلانے کیلئے کیڑے مکوڑے، لال بیگ، مکھیاں بھی بہت کردار ادا کرتی ہیں۔ جہاں تک مکھیوں کا تعلق ہے یہ جراثیم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے پہنچاتی ہیں اور اس طرح بیماریاں پھیلانے کا باعث بنتی ہیں۔ یاد رہے کہ جن بیماریوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان میں زیادہ تر چھوٹے بچے یا زیادہ عمر کے لوگ بیمار ہوتے ہیں یا اگر کوئی پیچیدہ یا پرانی بیماری ہو تو موسم کی تبدیلی سے یہ باتیں ان پر بھی اثر انداز ہو جاتی ہیں۔ دست اور اسہال کی بیماریاں انتڑیوں کی سوزش سے ہوتی ہیں اور اس کا زیادہ تر باعث جراثیم آلودہ پانی ہوتا ہے۔ ہیضے کی بیماری بھی موسم گرما میں عام ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ تو گندا یا جراثیم والا کھانا کھانا ہے اور دوسری وجہ گندا پانی۔ اگر ناقص غذا کھائی جائے اور صاف پانی نہ پیا جائے یعنی اسکی جگہ گندا پانی پینے کو ملے تو ہیضے کا امکان بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ ہیضے کے متعلق یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیے کہ یہ متعدی بیماری نہیں ہے ایک شخص سے دوسرے شخص کو نہیں لگتی۔ ہیضے میں ہوتا گیا ہے پہلے قے آتی ہے۔ پھر پیٹ پھولنا شروع ہو جاتا ہے پھر دست لگ جاتے ہیں اور اگر یہ کیفیت شدت اختیار کرے تو مریض پانی کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ساری علامتیں شدت اختیار کرنے سے موت کا باعث بھی بن سکتی ہیں۔

ہیضے کیلئے اب ویکسین مل جاتی ہے اور یہ ویکسین چھ ماہ تک انسان کو اس بیماری سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اگر گرمیاں شروع ہوتے ہی اس ویکسین کا ٹیکہ لگوا لیا جائے تو موسم اچھی طرح گزر سکتا ہے۔ ہیضے کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ ایک شخص سے دوسرے شخص کو نہیں لگ سکتا لیکن ٹائیفائیڈ ایک ایسی بیماری ہے کہ ایک شخص سے دوسرے شخص کو لگ سکتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب ٹائیفائیڈ میں مبتلا شخص حاجت کے بعد پوری طرح ہاتھ جراثیم کش ادویات ملے پانی سے نہ دھوئیں اور وہ کھانے پینے کے برتنوں کو ہاتھ لگائیں تو دوسروں کو وہ جراثیم منتقل ہو سکتے ہیں اور اس طرح وہ بھی بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سال تک مریض کے پاخانے سے جراثیم خارج ہوتے رہتے ہیں۔ ان بیماریوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحبان اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پانی ابال کر پیئیں غذا کو اچھی طرح پکا کر کھائیں اور اگر فرج میں دوبارہ استعمال کے لئے غذا محفوظ کی جائے تو اس کو مناسب ٹھنڈک ملنی چاہیے۔ اور جب دوبارہ گرم کیا جائے تو اسے اچھی طرح گرم کیا جائے عام طور پر فوڈ پوائزننگ ہوٹلوں کی غذا سے ہوتی ہے۔ جہاں اس قسم کی احتیاطیں نہیں ہوتیں۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے ہمیں بتایا کہ جو لوگ پہاڑی علاقے میں جاتے ہیں اُن کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ پانی اُبال کر پیئیں چونکہ وہاں عام طور پر یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے کہ پیٹ میں درد ہوتا ہے اور بہت زیادہ دست آنے شروع ہو جاتے ہیں اور اس بیماری سے مریض کا وزن خاصا کم ہو جاتا ہے اور یہ مرض جاری بھی کئی ہفتے بلکہ کئی مہینے رہتی ہے۔ اس کے پھیلنے کا بھی اصل سبب پانی ہے۔ اس لئے اگر آپ پہاڑی علاقے میں جائیں تو اس بات کا اہتمام کریں کہ پانی ابال کر پیا جائے۔ گرمیوں میں سن سٹروک اور ہیٹ سٹروک سے بچنے کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔ گھر سے یا دفتر سے باہر نکلتے وقت یعنی دفتر سے گھر آتے وقت ٹھنڈا پانی مزور پیئیں اور اس میں ہلکا سا نمک بھی ملائیں سر اور گردن کو اچھی طرح ڈھانپ کر دھوپ میں آئیں اور اگر کسی شخص کو سٹروک ہو جائے تو اسے ڈاکٹر کے پاس فوری طور پر پہنچانا چاہیے اگر یہ ممکن نہ ہو تو ٹھنڈی جگہ پر یا سایہ دار جگہ پر اسے لے آئیں اور اس کے جسم پر ٹھنڈا پانی ڈالیں۔ جہاں تک گردوں کا تعلق ہے ویسے تو عام حالات میں بھی انسان کو زیادہ پانی پینا چاہیے لیکن گرمیوں میں گردوں کے مریض کو خاص طور پر زیادہ پانی پینے کی ضرورت ہے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ موسم گرما میں کم از کم چھ لیٹر پانی روزانہ پینا چاہیئے اس سے گردوں سے نمکیات اور فالتو گندی چیزیں اچھی طرح خارج ہو جاتی ہیں۔ جن لوگوں کو بار بار پتھری بننے کا مسئلہ درپیش ہو انہیں چاہیئے کہ وہ ڈاکٹر سے چیک اپ بھی کرواتے رہیں۔ اور پانی کا استعمال بھی خاصا زیادہ کریں۔

بچے سکول سے واپس
گھر آئیں تو ان کا نہائت
پیار سے استقبال کیجیے۔

محمد علی کلے

محمد علی کے دادا آئرلینڈ کے باشندے تھے۔ اُن کا نام اوگریڈی تھا وہ ۱۸۷۰ء کے لگ بھگ آئرلینڈ چھوڑ کر جنوبی امریکہ کے علاقے میں گئے۔ جہاں انہوں نے ایک سیاہ فام خاتون سے شادی کی۔ ان کے بیٹے نے بھی ایک سیاہ فام خاتون سے شادی کی اور ان سے محمد علی پیدا ہوئے۔ محمد علی کے والد ایک غلام کی اولاد تھے جسے کنٹکی کے علاقے سے آزاد کیا گیا تھا۔ محمد علی کے والد پینٹر تھے اور دکانوں اور دفتروں کے بورڈ لکھا کرتے تھے۔ محمد علی کی والدہ مسز کلے کے بارے میں مشہور تھا کہ کبھی قرض نہیں لیتی تھیں اور ہر رقم فوراً چکا دیتی تھیں۔ خود محمد علی جنکا پہلا نام کیسئیس کلے جونئر تھا ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء کو پیدا ہوئے۔ اس وقت ان کا خاندان کنٹکی میں آباد تھا ماں انہیں ہر اتوار گرجا گھر لیجایا کرتی تھی باقاعدگی سے اسکول بھی بھیجتی تھیں لیکن اگر دیکھتیں کہ بچوں نے سکول کا ناغہ کر لیا ہے تو ڈانٹ ڈپٹ بھی نہیں کرتی تھیں۔ محمد علی اپنی جماعت کے بچوں کے سردار بننا چاہتے تھے۔ یوں بھی وہ طاقتور تھے اسلیئے ان کا رُعب بہت تھا۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ جب وہ ڈیڑھ سال کے تھے تو ماں کے جبڑے پر ایسا گھونسا مارا تھا کہ ان کا ایک دانت ہل گیا تھا۔ محمد علی نے بارہ ۱۲ سال کی عمر سے باکسنگ شروع کی۔ وہ رات دیر تک باکسنگ کی مشق کرتے تھے۔ جسپر ماں بہت خفا ہوتی تھی۔ بعد میں جب انہیں عزت، شہرت اور دولت ملی تو انہوں نے والدین کو بہت آرام سے رکھا۔ جب کبھی محمد علی کا کوئی مقابلہ ہوتا ماں وہ مقابلہ ضرور دیکھنے جاتی تھی۔ انہیں محمد علی کے ہارنے جیتنے کی فکر نہ تھی بلکہ یہ فکر رہتی کہ بچے کو کوئی چوٹ نہ آ جائے

وقف جدید کو آپ کی ضرورت ہے

جو نوجوان خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں میٹرک پاس ہوں۔ قرآن مجید ناظرہ جانتے ہوں۔ صحت اچھی ہو اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر کی تصدیق کے ساتھ جلد بھجوائیں۔

نوٹ:۔ ریٹائرڈ اساتذہ اور فوجی پنشنر بھی اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

دل کی دھڑکن

دل کی دھڑکن کا ذکر تو بہت آتا ہے خاص طور پر شاعری میں لیکن عام حالات میں دل کی دھڑکن کا پتہ بھی نہیں چلتا دل چپ چاپ اپنے وجود کا احساس دلائے بغیر کام کرتا رہتا ہے۔ سوائے اس کے کہ کسی وقت کوئی خاص واقعہ پیش آئے یا انسان دوڑ دھوپ سے تھکا ہوا ہو تو پتہ چلتا ہے کہ دل حرکت کر رہا ہے یا کہیے کہ دھڑک رہا ہے

ماہرین قلب کا کہنا ہے کہ دل ایک پمپ کی طرح کام کرتا ہے اور اس کے چار خانوں میں سے جو دائیں جانب بالائی خانہ ہے اس میں جسم کا سارا گندہ خون جاتا ہے اور وہاں سے نیچے والے خانے میں اور پھر پھیپھڑوں میں صفائی کے لئے چلا جاتا ہے اور اس طرف کے نچلے خانے میں صاف خون سپلائی ہوتا ہے۔ دل خون کا منبع ہے اور خون کے بغیر یہ کام نہیں کر سکتا، اس لئے دل کی سب سے بڑی ضرورت خون ہے اور خون بھی ایسا جو آسانی سے ایک طرف سے دوسری طرف جا سکے۔ یعنی اس کی حرکت میں رکاوٹ پیدا ہونے کا کوئی امکان نہ ہو۔ عام حالات میں تو ہمیں اسی بات سے غرض نہیں کہ دل کس طرح کام کرتا ہے یہ ماہرین قلب کے جاننے کی بات ہے۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ دل کے متعلق بعض باتوں کا جاننا ازحد ضروری ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ بچے کا دل پیدائش کے وقت نہایت صاف ہوتا ہے۔ اسکی نالیاں اتنی ستھری ہوتی ہیں کہ ان میں خون اچھی طرح آسانی سے حرکت کر سکتا ہے۔ بعد میں مختلف قسم کی غذاؤں کی وجہ سے ان نالیوں میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ جسے عام طور پر دل کا دورہ کہا جاتا ہے۔ وہ دل کی شریانوں میں خون کی رکاوٹ سے پیدا ہونے والی کیفیت کا نام ہے۔ جب آکسیجن سے بھرا ہوا خون دل میں نہیں پہنچتا تو ہم اسے دل کی تکلیف یا دل کا دورہ کہتے ہیں۔

کلیسٹرول کا لفظ تو اکثر سنا جاتا ہے۔ لیکن بہت سے لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ کلیسٹرول ہوتا کیا ہے اور کلیسٹرول کی وجہ سے تنگی کیوں پیدا ہو جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ کلیسٹرول دل کی نالیوں میں سختی پیدا کرنے والے گندے اجزا کے اکٹھے ہو جانے کو کہتے ہیں۔ جہاں تک شریانوں میں رکاوٹ کا تعلق ہے یہ تین چیزوں سے پیدا ہوتی ہے۔ جب چربی جسم کر سخت ہو جائے تو شریانوں میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ وریدوں کی دیواروں میں اگر تشنج پیدا ہو جائے تو وہ خون کی سپلائی کو بری طرح متاثر کرتا ہے اور شریانوں میں خون کی رکاوٹ پیدا کرنے والی چربی کے جمع ہونے سے خون کی متوازن حرکت بند ہو جاتی ہے اور اس سے دل کے دورے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات فالج ہو جاتا ہے یا دماغ کی شریانیں پھٹ جاتی ہیں۔ اگر دل کا دورہ پڑ جائے یعنی چلتے پھرتے سینے میں درد محسوس ہو یا ویسے ہی دل کے مقام پر بیٹھے بٹھائے بھی دل میں درد ہو۔ تو فوراً ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص بے ہوش ہو جائے تو مصنوعی طریقے سے تنفس کی کوشش کرنی چاہیے یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ ایسے مریض کے لئے پہلے پانچ منٹ خاص طور پر سانس بحال کرنے کے لئے نہایت اہم ہوتے ہیں۔ اگر اس عرصے میں سانس بحال ہو جائے تو ڈاکٹر آسانی سے کامیاب علاج کر سکتا ہے۔

جہاں تک احتیاطی تدابیر کا سوال ہے یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ زندگی متوازن ہونی چاہیے۔ ذہنی دباؤ سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کی جائے۔ ہلکی پھلکی ورزش کرتے رہنا چاہیے تاکہ کام کا زیادہ بوجھ محسوس نہ ہو۔ کھانے میں سبزیوں کا زیادہ استعمال کرنا چاہیے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مختلف موسم بنائے ہیں۔ اس طرح اس نے مختلف موسموں کے مختلف پھل پیدا کئے ہیں۔ ہر موسم میں اس موسم کا پھل کثرت سے کھایا جانا مفید ہے خوراک کم کی جائے اور بڑا گوشت نہ کھایا جائے شوگر کو قابو رکھنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ وزن کم ہو۔ گھی انڈے مکھن بالائی سے پرہیز کرنا چاہیے یہ تو نہیں کہ یہ چیزیں بالکل نہ کھائی جائیں۔ لیکن کم ضرور استعمال کرنی چاہئیں اگر کھانے میں تیل (سورج مکھی یا سرسوں وغیرہ کا) استعمال کیا جائے تو وہ زیادہ مفید ہے اور آخری اور سب سے اہم بات یہ کہ سگریٹ نوشی سے پرہیز کرنا چاہیے۔ سگریٹ نوشی کو عام طور پر دل کی بیماری کی جڑ کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ بلڈ پریشر کنٹرول میں رکھنا چاہیے اور کوشش یہ کرنی چاہیے کہ کسی بات پر ضرورت سے زیادہ غصہ نہ آئے۔

آپ کا خط ملا

مکرم عبدالمالک صاحب لاہور لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ غیر معمولی استعدادیں دیں۔ آپ نے دین اور دنیا میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ زندگی میں بے شمار تجربے ہوئے۔ دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں سے رابطہ رہا لاکھوں انسانوں سے ملاقاتیں کیں مسائل حل کئے۔ ہر آنے والا کچھ حاصل کر کے گیا۔ خدام الاحمدیہ کے زمانہ میں محترم ملک منور احمد صاحب جاوید جو اس وقت قائد ضلع لاہور تھے کی وساطت سے خدام کو عموماً اور اراکین عاملہ کو خصوصاً ملاقاتوں کا موقعہ ملتا رہا اس کے علاوہ خاکسار کو جب بھی چوہدری صاحب پاکستان تشریف لاتے کثرت سے ان کے ساتھ ملاقات کا موقعہ ملتا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے خاکسار مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے کے ساتھ حضرت چوہدری صاحب سے ایک انٹرویو محترم محمود احمد صاحب شاہد سابق صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ارشاد پر لینے گئے۔ جس پر ۴ گھنٹے کا وقت صرف ہوا۔ دوران انٹرویو بجلی چلی گئی۔ ملازم کو موم بتی جلانے کا کہا گیا اس وقت چوہدری صاحب نے ایک بات بیان فرمائی جو ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ فرمایا

"دیکھو اس کمرہ میں جہاں ہم بیٹھے ہوئے ہیں مجھے معلوم ہے کہ کیا چیز کس جگہ پر ہے مگر روشنی نہ ہونے کے باعث پوری احتیاط کے ساتھ چلنا پڑتا ہے پھر جا کر روشنی کا انتظام کیا جا سکتا ہے جب اس چھوٹے سے کمرہ سے باہر جانے کے لئے روشنی کے ہم محتاج ہیں تو پھر انسان کس طرح یہ خیال کر سکتا ہے کہ ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی ہدایت اور راہنمائی کے بغیر زندگی گذار سکتا ہے۔ سیدھے راستے پر چلنے کی دعا سکھائی ہے۔"

اس بات پر جس قدر بھی غور کیا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ سیدھے راستے پر چلائے اور اپنی رضا عطا فرمائے۔

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد لکھتے ہیں۔

اخبار الفضل آتا ہے، اپنے جلو میں بے شمار اطلاعات، بیش بہا معلومات، اور ان گنت خوشیاں لے کر آتا ہے لیکن ہر بار ہی الفضل کو پڑھتے ہوئے آپ کی مجبوریوں اور قانونی بندشوں کا تصور کر کے حضور انور کی ایک نظم کا یہ مصرعہ نوکِ زبان پر آجاتا ہے۔

ہے پا بہ زنجیر ہیں ساری آزادیاں

کتنا مشکل ہے آپ لوگوں کے لئے اس گھٹے گھٹے ماحول میں اخبار کا شائع کرنا۔ یہی وجہ ہے کہ قدم قدم پر آپ کو قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے، بلکہ یہ کہنا شاید زیادہ مناسب ہو کہ قانون کی زد سے بچنے کی خاطر الفاظ کو نئے قالب میں ڈھال کر پیش کرنا پڑتا ہے.... مقصد یہی ہوتا ہے کہ عقل والوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بات پہنچ جائے اور جو قانونی موشگافیوں کے غلام ہیں ان کی جبینِ زود رنج پر بھی شکن نہ پڑے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے آپ کو اور آپ کے رفقاء کار کو کہ اس میدانِ خار دار میں سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے سایہ میں گزرتے چلے جا رہے ہیں۔ یقینِ کامل ہے کہ مشکل کا یہ وقت ضرور کٹے گا اور جلد کٹے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ساعتِ سعد جلد آئے گی جب ہر احمدی اپنے محبوب الفضل میں ہر وہ بات کھل کر بیان کر سکے گا جو اس کے دل کی صدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو گی۔ اس کے اظہارِ بیان پر نہ کوئی قانونی پہرہ ہو گا اور نہ کسی جبر کا سایہ۔ یہ وقت تو ضرور آئے گا لیکن آج مجھے بہت شدت سے یہ احساس ہو رہا ہے کہ جب مستقبل کا مؤرخ الفضل اور دیگر جماعتی رسالوں میں چھپنے والی ان تحریرات کو پڑھے گا تو اس کے دل کی کیفیت کیا ہو گی؟ یقیناً ہر درد مند مؤرخ کی آنکھوں کو یہ تصور نم ناک کر دے گا۔۔۔۔۔۔ یہ داستانِ الم تاریخ احمدیت کا ایک ایسا زریں باب ہے جس کی عظمت کبھی ماند نہ پڑے گی۔ یہ بھی خیال آتا ہے کہ۔۔۔۔۔ ایک جامع فہرست بھی کہیں مرتب ہو جانی چاہیئے تاکہ بادلوں کے چھٹ جانے کے بعد اس کی اشاعت، اس داستانِ الم کے آخری باب کا کام دے اور آنے والی نسلوں کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہو۔

مولانا مبارک احمد صاحب ساقی جو جلسہ کی صدارت فرما رہے ہیں، کے دائیں جانب پہلے نمبر پر محترم آنریبل ایم۔ اے ثانی صاحب ہیں جو مغربی افریقہ میں سب سے پہلے کسی ملک کے ہاؤس آف ریپریزنٹیٹو (پارلیمنٹ) کے نمائندے چُنے گئے (یہ تصویر ۱۹۵۵ء میں لیگوس نائجیریا میں لی گئی)

ضرورت انسپکٹر

وکالت مال اوّل تحریکِ جدید میں دو انسپکٹروں کی ضرورت ہے۔ مرکزِ سلسلہ میں خدمتِ دین کے خواہش مند احباب صدر محلّہ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست ۱۵ جون ۱۹۹۰ء تک خاکسار کو پہنچا دیں۔ پتہ مکمل لکھیں تاکہ انٹرویو کے لئے اطلاع دی جا سکے۔ درخواست دیتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھیں۔

۱۔ درخواست اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھجوائیں۔

۲۔ تعلیمی قابلیت کی سندات کی فوٹو کاپی مصدقہ ساتھ ہو۔ (کم از کم میٹرک پاس) (انٹرویو کے وقت اصل سندات ہمراہ لائیں)

۳۔ جماعتی عہدہ پر اگر کام کیا ہو یا کر رہے ہوں۔ نیز ذیلی تنظیموں میں کوئی کام کیا ہو تو تفصیل سے لکھیں۔

۴۔ عمر کتنی ہے۔

وکیل الدیوان تحریکِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ

اپنی استطاعت کے مطابق غریبوں کی امداد ضرور کیجئے۔ معاشرہ کی ناہمواری دُور کرنے کا یہ بہترین طریق ہے

خدمتِ خلق

مجلس خدام الاحمدیہ سٹیل ٹاؤن کے زیرِ اہتمام ۱۵ تا ۲۷ اپریل ۱۹۹۰ء رمضان المبارک میں عشرہ خدمتِ خلق منایا گیا۔ اس عرصہ کے دوران مختلف ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور گھروں میں مریضوں۔ جیلوں میں قیدیوں۔ رہائشی بستیوں میں غرباء و ناداروں کے پاس وفود کی صورت میں جا کر رابطہ کر کے خیریت معلوم کی گئی، تحائف، مالی امداد اور کپڑے دیے گئے۔ چاند رات کو مستحقین کے گھروں میں خدام کے وفود نے عید کے لئے راشن (آٹا، سوّیاں، چاول وغیرہ) تقسیم کیا۔

اس عشرۂ خدمتِ خلق کے پروگرام میں ۴۰ (چالیس) خدام نے حصّہ لیا۔ جس میں حلقہ گھارو، گلشنِ حدید اور سٹیل ٹاؤن کراچی کے خدام شامل ہوئے۔

○ اس پروگرام میں اکسٹھ (۶۱) مریضوں کی (وفود نے رابطہ کر کے) فروٹ، نقدی اور ادویات کی فراہمی کی صورت میں امداد کی۔

○ ۲۴ "چوبیس" خاندانوں کو وفود نے ملاقات کر کے مالی امداد، راشن اور کپڑے تقسیم کئے

○ چالیس قیدیوں سے ملاقات کر کے انہیں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خدمتِ خلق کے اس جذبہ کو قبول فرمائے اور انسانیت کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ سٹیل ٹاؤن کراچی)

بقیہ: صا سے آگے

جتنا تصور ہم کر سکتے ہیں وہ بھی ہمارے رُواں رُواں میں ایک لرزہ پیدا کر دیتا ہے اور ہم کانپ اٹھتے ہیں۔ جب ہم سوچتے ہیں۔ جب ہم اپنی نگاہ اپنے گناہوں پر ڈالتے ہیں۔ جب ہم اپنے رب کے حضور جھکتے ہیں تو یہی کہتے ہیں کہ اے خدا ہم گنہ گار ہیں اپنی طرف سے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ مگر کوشش بھی تیرے فضل کے بغیر ممکن نہیں تو فضل کر اور صحیح رنگ میں مجاہدہ کی توفیق عطا کر۔ تو ہمیں حیاتِ طیبہ کا وارث بنا حیاتِ طیبہ کو ہمارے لئے مقدر کر اور اس حیاتِ طیبہ کے پانے کے لئے ہمیں وہ نور عطا کر جو صراطِ مستقیم کو ہمارے لئے روشن رکھے اور روحانی درجات زیادہ سے زیادہ ہر آن ہمیں حاصل ہوتے رہیں اور تیرا قرب زیادہ سے زیادہ ہمیں ملتا رہے ہم ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جو ظاہر میں تو ایمان لائے لیکن نفاق کے اندھیروں میں انہوں نے اپنی زندگی کے دن گزارے۔ یہ عارضی چیزیں ہیں اس دنیا میں بھی ان کی کوئی خاص لذت نہیں۔ ذہن کا ایک گندہ رجحان ہے جس سے بڑی آسانی کے ساتھ چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پس قبل اس کے کہ وہ دن آئے جو بڑا سخت ہوگا۔ قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر ظاہر کرے کہ اس نے اپنی محبت کے دروازے آپ پر بند کر دئے ہیں اس نے اپنے نور کی کرنوں سے آپ کو محروم کر دیا ہے اس نے۔۔۔۔ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے قابل نہیں بنایا۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے تم اپنی فکر کرو۔"

(لجنہ اماء اللہ کراچی سے خطاب فرمودہ ۵ ستمبر ۱۹۶۸ء)

صدرانِ جماعت متوجہ ہوں

امسال ۹۰-۱۹۸۹ء میٹرک کے امتحانات کے رزلٹ نکل چکے ہیں۔ براہِ کرم اپنی اپنی جماعتوں کے احمدی طلبہ کے رزلٹ نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ اسی طرح دوسرے امتحانات کے رزلٹ سے بھی مطلع فرمائیں۔ نیز اگر کسی احمدی طالب علم نے امسال بورڈ میں پوزیشن حاصل کی ہو تو طالبِ علم کے مکمل کوائف سے آگاہ کریں۔

(ناظر تعلیم)

میٹرک کا امتحان دینے والے احمدی طلبا متوجہ ہوں

○ میٹرک کے امتحانات کے رزلٹ کا تقریباً تمام بورڈز نے اعلان کر دیا ہے۔ تمام احمدی طلبہ اپنے مضامین اور رزلٹ سے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کو جلد از جلد مطلع کریں اور مزید تعلیم کے سلسلہ میں مشورہ حاصل کریں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ناظمینِ اطفال توجہ فرمائیں

○ سہ ماہی سوم کے پروگرام میں چندہ مجلس مرکز کا حصّہ غلطی سے ۲/۳ (۶۶٪) لکھ دیا گیا ہے جبکہ مرکز کا حصّہ ۳/۵ (۶۰٪) ہے۔ ناظمین اطفال تصحیح کر لیں اور اس کے مطابق مرکز میں چندہ ارسال کریں۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ پاکستان)

کیا آپ حضرت امام جماعت کی تمام تحریکات سے باخبر رہتے ہیں اور ان میں حصہ بھی لیتے ہیں۔ نظام کی مضبوطی کیلئے یہ بات نہایت ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔

۱۔ مکرم میاں نسیم احمد صاحب طاہر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ ۔/۱۰۰
۲۔ مکرم مقصود احمد صاحب طاہر دارالبرکات ربوہ ۔/۵۰
۳۔ مکرم محمد الیاس صاحب منیر مربی سلسلہ ساہیوال ۔/۱۰۰
۴۔ محترمہ بیگم رانا بشارت الرحمٰن صاحب باب الابواب ربوہ ۔/۱۰۰
۵۔ ہادی میڈیسن کمپنی فیصل آباد ۔/۱۰۰
۶۔ مکرم سعید احمد صاحب بھٹی ربوہ ۔/۲۰۰
۷۔ محترمہ ناصرہ بھٹی صاحبہ ربوہ ۔/۲۰۰
۸۔ مکرم سید وصی حیدر اقبال صاحب ربوہ ۔/۲۰۰
۹۔ مکرم سعید احمد صاحب بھٹی ربوہ ۔/۵۰
۱۰۔ محترمہ ممتاز فقر اللہ صاحبہ سنی بنک مری ۔/۱۰۰
۱۱۔ محترمہ امتہ العزیز صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبدالحق صاحب ناصر ساہیوال ۔/۵۰
۱۲۔ مکرم فیاض احمد صاحب واہ کینٹ ۔/۴۰
۱۳۔ مکرم خلیل احمد صاحب مبشر مربی مع اہل و عیال بذریعہ ناظر علی خان صاحب ۔/۱۵
۱۴۔ مکرم محمد اشرف صاحب ولد نذیر احمد صاحب پشاور شہر ۔/۱۰
۱۵۔ مکرم محمد اسحاق صاحب بٹ کھاریاں شہر ۔/۱۰۰
۱۶۔ مکرم شیخ علیم الدین صاحب مکان A/۴۵۴ مصطفیٰ آباد کراچی ۔/۱۰۰
۱۷۔ مکرم نسیم اختر صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ ۔/۲۰
۱۸۔ مکرمہ طاہرہ فردوس صاحبہ دختر مجید الدین صاحب ۔/۱۰۰
۱۹۔ مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب کلو دارالرحمت شرقی ربوہ ۔/۵۰
۲۰۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو نور احمد صاحب (والدہ محترمہ مولانا رشید احمد صاحب چغتائی) ۔/۱۰۰
۲۱۔ مکرم شعیب احمد ہاشمی صاحب کراچی ۔/۵۰
۲۲۔ مکرم ملک کلیم احمد صاحب ٹرنٹو کینیڈا ۔/۵۰
۲۳۔ مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب محاسب اسلام آباد ۔/۱۰۰
۲۴۔ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ ۔/۲۰۰
۲۵۔ محمد خلیق فاروقی صاحب کراچی ۔/۱۰۰
۲۶۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ خالد ہدایت K ۹۶ (۴) بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور ۔/۲۵۰
۲۷۔ سید اصغر علی شاہ صاحب مونگ ضلع گجرات ۔/۵۰

۔ "اس سے بھی اہم دعا یہ کریں اپنے رب سے کہ اے خدا! مرزا ناصر احمد کی یہ خواہش ہے کہ اگلے سو سال میں ایک ہزار انتہائی غیر معمولی ذہین سائنسدان جماعت احمدیہ کو ملے۔ تو اس خواہش کو پورا کر۔"

تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے سندھ حکومت کے امن و امان کے بارے میں اقدامات پر مکمل عدم اطمینان کا اظہار کر دیا ہے انہوں نے سندھ کابینہ کے ایک اجلاس میں جو ان ہی کی صدارت میں منعقد ہوا خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سندھ حکومت اپنی تمام تر توانائیاں امن کی بحالی پر صرف کرے مختلف اداروں کے تعاون اور رابطے سے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ سندھ میں رہنے والے تمام افراد کے جان و مال کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے۔

○ حیدر آباد کی مہاجر خواتین نے صدر اور چیف آف آرمی سٹاف سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ گھروں میں ایک ہفتے سے چولہا نہیں جلا اور پولیس انکے مردوں کو پکڑ کر لے جا رہی ہے۔

○ گجرات میں دو متحارب مذہبی گروپوں کے درمیان فائرنگ سے ایک پولیس انسپکٹر اور میلاد کمیٹی کا ایک رکن زخمی ہو گئے۔

○ ملک بھر شدید گرمی کی لپیٹ میں ہے لاہور میں ۱۱۰ ڈگری فارن ہائیٹ یعنی ۴۳ء۳ ڈگری سنٹی گریڈ درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔

○ صوبہ سرحد کے لیڈر خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن والے دونوں چور ہیں انہوں نے کہا کہ میں پشتونوں کے حقوق کے لئے لڑ رہا ہوں۔

○ کراچی کے دو علاقوں میں فائرنگ سے عورت سمیت دو افراد ہلاک ہو گئے لیاقت آباد میں ٹریفک معطل رہی۔

○ پاکستان میں منشیات کا سب سے زیادہ استعمال کراچی میں ہوتا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر کے گورنر مسٹر جگ موہن نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ کے قومی سلامتی کے مشیر مسٹر گریش سکسینہ کے نئے گورنر بننے کا امکان ہے۔ بتایا گیا ہے کہ بھارتی حکومت نے مسٹر جگ موہن کو کہا کہ اگر انہوں نے استعفیٰ نہ دیا تو انہیں برطرف کر دیا جائے گا۔ مسٹر جگ موہن پر مولوی فاروق کے جنازے میں شامل نہتے مسلمانوں پر اندھا دھند فائرنگ کروانے کا الزام ہے۔

○ مقبوضہ جموں و کشمیر میں تشدد کے مختلف واقعات کے نتیجے میں ۳ حریت پسند شہید ہو گئے۔ اننت ناگ میں مفتی سعید کے خاندان کی ملکیتی ۴۰ دوکانیں جلا کر راکھ کر دی گئیں۔

○ بنگلہ دیش کے ضلع کھلنا میں ایک دریائی بند اچانک ٹوٹنے سے چار دیہات کی دس ہزار کی آبادی پانی میں گھر گئی۔

○ ایک سینئر امریکی افسر نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اس وقت دنیا کا خطرناک ترین مسئلہ بن چکا ہے اور چند روز بعد روس امریکہ سربراہ ملاقات میں اس مسئلے کے زیر بحث آنے کا امکان ہے۔

○ مغربی پنجاب میں سکھوں نے ایک کانگرسی لیڈر سمیت ۱۸ افراد کو ہلاک کر دیا۔ اس سال سکھوں کے ہاتھ مارے جانے والوں کی تعداد ۸۲۸ ہو چکی ہے

پتہ

ہوائی سفر

بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کیلئے

نوبل مین ٹریولرز

ہم سے رابطہ قائم فرمائیں
۴۱/۴ مین سوک سنٹر
نزد جی پی او
اسلام آباد

فون نمبرز
۸۱۸۷۵۷
۸۲۲۹۳۳

معیاری ہومیوپیتھک ....

پوٹنسیاں | مرکبات (پیٹنٹ ادویات) | مدر ٹنکچر | گولیاں | ٹکیاں | ملک شوگر

اور کتب تھوک و پرچون دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
گولبازار ربوہ

فون
۷۷۱
۶۰۶
۶۰۷